بسم اللہ الرحمن الرحیم

# میت کے غیر ضروری بال دور کرنا کیسا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے ہاں رائج ہے کہ انتقال کرنے والے مرد یا عورت کے غیر ضروری بال بڑے ہوں تو غسلِ میت دیتے وقت دور کئے جاتے ہیں، کیا یہ عمل شرعاً جائز ہے؟

## جواب

میت خواہ مرد ہو یا عورت اس کے بدن کے کسی حصے سے بال کاٹنا یا مونڈنا شرعاً، ناجائز و مکروہ تحریمی ہے چاہے بال کتنے ہی بڑھ گئے ہوں اور اس کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ میت جس حالت پر ہو اسے ویسے ہی رہنے دیا جائے یعنی اُسی حالت پر غسل و کفن دے کر اس کی تدفین کر دی جائے۔ میت کے غیر ضروری بال دور کرنا زینت میں آتا ہے اور میت زینت کی محتاج نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ ہر وہ کام جس میں زینت ہو وہ میت کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا لہذا میت کے نہ ناخن تراش سکتے ہیں، نہ مونچھیں لے سکتے ہیں، نہ داڑھی کے بال لے سکتے ہیں، نہ سر کے بال کاٹ سکتے ہیں، نہ سر کے یا داڑھی کے بالوں کو کنگھی کر سکتے ہیں۔

واضح رہے کہ میت کے بدن سے زیرِ ناف بال دور کرنے کے ناجائز ہونے کی ایک اور وجہ سترِ عورت کھلنا یعنی بے پردگی بھی ہے کیونکہ عام طور پر شرمگاہ کی طرف نظر کئے بغیر ان کو دور کرنا ممکن نہیں، اگر بالفرض نظر کئے بغیر دور کرنا ممکن ہو تب بھی اوپر والی وجہ کی روشنی میں یہ عمل جائز نہیں ہو گا۔

**میت کے موئے بغل اور زیرِ ناف بال دور کرنا زینت میں آتا ہے اور میت کو زینت کی حاجت نہیں جیسا کہ** ملک العلماء امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 587ھ) فرماتے ہیں: ”والسنۃ ان یدفن المیت بجمیع اجزائہ ولھذا لا تقص اظفارہ وشاربہ ولحیتہ ولا یختن **ولا ینتف ابطہ ولا تحلق عانتہ ولان ذلک یفعل لحق الزینۃ والمیت لیس بمحل الزینۃ** ولھذا لا یزال عنہ شیء مماذکرنا“ یعنی سنت یہ ہے کہ میت کی اس کے تمام اجزائے بدن کے ساتھ تدفین کی جائے گی لہذا نہ اس کے ناخن تراشے جائیں گی، نہ مونچھیں کتری جائیں گی، نہ داڑھی کاٹی جائے گی، نہ ہی اس کا ختنہ کیا جائے گا، **نہ اس کے موئے بغل اکھیڑے جائیں گے اور نہ زیرِ ناف بال مونڈے جائیں گے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ امور زینت کے لئے کئے جاتے ہیں اور میت زینت کا محل نہیں** لہذا جتنی چیزیں ہم نے گنوائیں ان میں سے کوئی بھی چیز میت کے بدن سے دور نہیں کی جائے گی۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج 2، ص 310، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

محقق علامہ زین ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 970ھ) شرح کنز میں فرماتے ہیں: ”ولا یسرح شعرہ ولحیتہ ولا یقص ظفرہ وشعرہ لانھا للزینۃ وقد استغنی عنھا والظاھر انّ ھذا الصنیع لا یجوز قال فی القنیۃ اما التزیّن بعد موتھا والامتشاط وقطع الشعر لا یجوز“ یعنی میت کے سر کے بال اور داڑھی کو کنگھی نہیں کرسکتے، نہ ہی اس کے ناخن اور بال تراش سکتے ہیں کیونکہ یہ زینت کے کام ہیں اور میت کو زینت کی حاجت نہیں۔ ظاہر یہی ہے کہ یہ سارے کام ناجائز ہیں، قنیہ میں کہا کہ بعدِ موت میت کو آراستہ کرنا، کنگھی کرنا اور بال کاٹنا جائز نہیں ہے۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج2، ص304، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ولا یسرّح شعر المیت ولا لحیتہ ولا یقصّ ظفرہ ولا شعرہ کذا فی الھدایۃ ولا یقصّ شاربہ ولا ینتف ابطہ ولا یحلق شعر عانتہ ویدفن بجمیع ما کان علیہ“ یعنی میّت کے سر کے بال اور داڑھی میں کنگھی نہیں کرسکتے یوہیں ناخن نہیں تراش سکتے، بال نہیں کاٹ سکتے جیسا کہ ہدایہ شریف میں لکھا ہے اور نہ مونچھیں کتری جائیں گی، نہ موئے بغل اکھیڑے جائیں گے اور نہ زیرِ ناف مونڈے جائیں گے بلکہ میت کی ان تمام چیزوں کے ساتھ تدفین کی جائے گی۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج1، ص158، مطبوعہ پشاور)

مُردے کے بال کاٹنے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 1340ھ) فرماتے ہیں: ”ناجائز ہے، فی الدر: لا یسرح شعرہ ای یکرہ تحریماً ولا یقص ظفرہ الا المکسور ولا شعرہ ولا یختن وفی ردالمحتار: عن النھر عن القنیۃ: التزیین بعد موتھا والامتشاط وقطع الشعر لا یجوز (یعنی درمختار میں ہے: میت کے بالوں میں کنگھا نہ کیا جائے یعنی یہ مکروہ تحریمی ہے، اور اس کے ناخن نہ تراشے جائیں مگروہ جو ٹوٹا ہوا ہے، نہ ہی بال کاٹے جائیں، نہ ختنہ کیا جائے۔ ردالمحتار میں نہر سے، اس میں قنیہ سے منقول ہے: اس کے مرنے کے بعد زینت کرنا، کنگھا کرنا، بال کاٹنا ناجائز ہے۔)“ (فتاوی رضویہ، ج09، ص91-92، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 1367ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ”میّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا اکھاڑنا، ناجائز و مکروہ و تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اُسی حالت میں دفن کر دیں ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لئے تو کفن میں رکھ دیں۔“ (بہار شریعت، ج1، ص816، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا رضا محمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13098

تاریخ اجراء: 24 ربیع الثانی 1445ھ/09 نومبر 2023ء